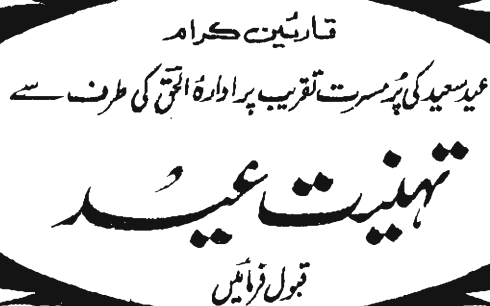




صدقۃ الفطر — صدقۃ الفطر اس شخص پر واجب ہے جس کے پاس ضروریاتِ خانہ کے علاوہ ساڑھے باون تولہ (تقریباً ۲۷۱۲ گرام) چاندی یا اسی قدر وزن کے چاندی کے روپے ہوں یا زیور یا مال و جائیداد یا تجارت کا مال ہو۔ یا ساڑھے سات تولہ (تقریباً ۲۷۱۲ گرام) سونا یا اسی قدر وزن کی اشریاں یا زیور ہو یہ مفروضہ نہیں کہ اس پر مال بھی گزر گیا ہو۔ اگر کسی کے پاس مال بہت ہے لیکن فرض اس قدر ہے کہ ادا کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسی قیمت کا اسباب باقی نہیں رہتا تو اس پر صدقۃ فطر واجب نہیں جس شخص کے پاس مذکورہ بالا مال یا اس سے زیادہ ہو وہ اپنی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرے اور اپنی چھوٹی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی۔ صدقۃ الفطر ایک آدمی کا پانچ سو دو سو گندم یا ساڑھے تین سو سو (بوزن انگریزی) یا انکی قیمت ہے۔ اپنے نادر عزیز و اقارب سب سے زیادہ ستمی ہیں۔ ایک شخص کو کئی آدمیوں کا صدقۃ فطر دینا درست ہے اور اگر ایک آدمی کا صدقۃ الفطر کئی عمتاؤں کو دیدیں تو بھی درست ہے عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے جس سے عذر سے یا غفلت سے رخصت نہیں رکھے اس پر صدقۃ فطر واجب ہے بشرطیکہ مذکورہ بالا مقدار مال کھتا ہو۔ صدقۃ الفطر مؤذن یا امام وغیرہ کو اجرت میں دینا جائز نہیں اور مسجد کی تعمیر اور اس کے مصارف میں لگانا بھی درست نہیں ہے۔

ترکیب نماز عید — پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر سبحان اللہ اے اللہ ایک پرہیز اور دوسری تیسری تکبیر میں ہاتھ چھوڑ دیں۔ اور چوتھی تکبیر میں پھر ہاتھ باندھ لیں امام فاتحہ دسرت پڑھے اور مقتدی خاموش رہیں۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ دسرت کے تین باتکیبیر کہیں اور ہر بار ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے رہیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے چوتھی تکبیر کہتے پڑھیں رکوع کریں۔ اس نماز کا وقت آفتاب بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔ بعد نماز امام خطبہ پڑھتے ہیں اور مقتدی خاموشی سے سنیں خطبہ کے بعد دعا ثابت نہیں ہے بلکہ نماز کے بعد ہی دعا سے فراغت کریں۔ نماز عید کا ذکر

© rasaiofindia.com